روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 3 فروری 2010ء 18 صفر 1431 ہجری 3 تبلیغ 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 28

قبولیت دعا

حضرت عمرؓ کا دعا پر بہت ایمان تھا۔ عبداللہؓ بن بریدہ بیان کرتے ہیں۔ بعض اوقات حضرت عمرؓ کسی بچے کو پکڑتے اور اسے کہتے میرے لئے دعا کرو کیونکہ تم نے ابھی تک کوئی گناہ نہیں کیا۔

(مناقب عمرؓ لابن الجوزی۔ صفحہ 224)

ایک دفعہ قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائی اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کے حضور عرض کرنے لگے۔ ''اے میرے مولیٰ ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تجھ سے ہی ابر رحمت کی امید رکھتے ہیں۔'' ابھی اپنی جگہ ہی کھڑے تھے کہ بارش برسنے لگی! اسی دوران آپ کے پاس کچھ بدو آئے اور عرض کی کہ امیر المومنین ہم فلاں وقت فلاں جگہ تھے کہ ہم نے ایک بادل دیکھا جس سے نداء آرہی تھی ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے! ابوحفص ابر رحمت تیرے پاس آتا ہے!

﴿کرامات اولیاء سیاق ماروی من کرامات امیر المؤمنین ابی حفص﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۲۴۔ نشان۔ تصنیف براہین احمدیہ کے زمانہ میں جبکہ لوگوں کا میری طرف کچھ رجوع نہ تھا اور نہ دنیا میں شہرت تھی روپیہ کی سخت ضرورت پیش آئی۔ اس کے لئے میں نے دعا کی تب یہ الہام ہوا دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں .... دن وِل یو گو ٹو امرت سر۔ یعنی دس دن کے بعد روپیہ ضرور آئے گا پہلے اس سے کچھ نہیں آئے گا خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اُونٹنی دُم اُٹھاتی ہے تب اُس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے۔ اور پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرت سر میں بھی جاؤ گے۔ یہ پیشگوئی میں نے تین ہندوؤں یعنی شرمپت، ملاوامل، بشنداس کو جو آریہ ہیں سُنا دی اور اُن کو کہہ دیا کہ یاد رکھو کہ یہ روپیہ ڈاک کے ذریعہ سے آئے گا اور دس دن تک ڈاک کے ذریعہ سے کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اور علاوہ ان ہندوؤں کے اور بہت سے (۔) کو یہ پیشگوئی قبل از وقت سُنا دی اور خوب مشہور کر دی۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں دو پہلو بہت عجیب تھے۔ ایک یہ کہ قطعی طور پر حکم دیا گیا تھا کہ دس۱۰ دن تک کچھ نہیں آئے گا اور گیارھویں دن بلا توقف اور بلا فاصلہ روپیہ آئے گا۔ دوسرا پہلو یہ عجیب تھا کہ روپیہ آنے کے ساتھ ہی کچھ ایسا اتفاق پیش آجائے گا کہ تمہیں امرت سر جانا پڑے گا۔ پس یہ عجیب نمونہ قدرتِ الٰہی ظاہر ہوا کہ الہام کے دن سے دس۱۰ دن تک ایک پیسہ بھی نہ آیا اور مذکورہ بالا آریان ہر روز ڈاکخانہ میں جا کر تفتیش کرتے رہے اور اُن دِنوں میں ڈاکخانہ کا سب پوسٹ ماسٹر بھی ہندو تھا۔ جب گیارھواں دن چڑھا تو اِن آریوں کے لئے ایک عجیب تماشے کا دن تھا اور وہ بہت خوشی سے اِس بات کے اُمیدوار تھے کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تب بعض ان میں سے ڈاکخانہ میں گئے اور غمگین صورت بنا کر واپس آئے اور بیان کیا کہ آج محمد افضل خان نام ایک سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپیہ بھیجے ہیں اور ایسا ہی ایک شخص نے عہ۲۰ روپیہ بھیجے غرض اُس دن ایک ماسے سو تیس روپے آئے جن سے وہ کام پورا ہو گیا جس کے لئے ضرورت تھی اور اُسی دن جبکہ یہ روپیہ آیا عدالت خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے میرے نام سمن آگیا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا اس پیشگوئی کے پورے ہونے کی ایک جماعت گواہ ہے اور اس کی اس طرح پر بھی تصدیق ہو سکتی ہے کہ قادیان کے ڈاکخانہ کا رجسٹر دیکھا جائے تو جس دن یہ ایک ماسے سو تیس روپے آئے ہیں اُس دن سے دس دن پہلے کی تاریخوں میں رجسٹر میں ایک پیسے کا منی آرڈر بھی میرے نام نہیں پاؤ گے اور پھر اگر اُسی تاریخ عدالت خفیفہ امرتسر کے دفتر میں تلاش کرو گے تو اس میں ایک شخص پادری رجب علی نام کے مقدمہ میں میرا اظہار شامل مثل پاؤ گے اور یہ ۱۸۸۴ء کا نشان ہے۔ اسی پتہ سے ڈاکخانہ کا رجسٹر ملاحظہ ہو سکتا ہے اور اسی پتہ سے عدالت خفیفہ امرتسر میں میرے اظہار کا پتہ لگ سکتا ہے اور اگر ہندو گواہ انکار کریں تو حلف دینے سے وہ سچ سچ بیان کر سکتے ہیں اور جبکہ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۶۹ و صفحہ ۴۷۰ میں درج ہے اور ان آریوں کا حوالہ دیا گیا ہے تو عقلمند سوچ سکتا ہے کہ اگر وہ لوگ اس پیشگوئی کے گواہ رویت نہیں تھے تو باوجود سخت مخالف ہونے کے اِس مدت تک اُن کا خاموش رہنا عقل تجویز نہیں کر سکتی وہ اُس زمانہ سے کہ جب سن عیسوی ۱۸۸۴ء تھا اِس زمانہ تک کہ اب ۱۹۰۶ء ہے باوجود علم اِس بات کے کہ بار بار کتابوں اور اشتہاروں میں اُن کے نام بطور گواہوں کے ہم لکھ رہے ہیں کیوں خاموش رہے اُن کا حق تھا کہ ان تمام شہادتوں کی تکذیب کرتے جو براہین احمدیہ میں ان کی نسبت درج ہیں یاد رہے کہ تین ہندوؤں کی شہادتیں براہین احمدیہ میں پیشگوئیوں کے بارہ میں درج ہیں سب سے اول لالہ شرمپت کھتری دوسرا لالہ ملاوامل کھتری تیسرا بشنداس برہمن ہے اور براہین احمدیہ کی ہر ایک عبارت میں آریوں سے مُراد یہی لوگ ہیں بعض جگہ اور بھی ہیں اور اس پیشگوئی میں ایک انگریزی فقرہ ہے وہ بھی میرے لئے بطور نشان کے ہے کیونکہ میں انگریزی بالکل نہیں جانتا۔ پس اس پیشگوئی کو خدا تعالیٰ نے اردو اور عربی اور انگریزی میں بیان کر کے ہر ایک طرح سے اس کی منشاء کو کھول دیا ہے اور یہ ایک بڑا نشان ہے مگر اُن کے لئے جن کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہیں۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 292﴾

نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 2009ء

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام امتحان سہ ماہی چہارم 2009ء نصاب حقیقۃ الوحی نصف آخر میں پاکستان بھر سے 731 مجالس کے 12241 انصار نے شمولیت کی۔ 338 انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی خصوصی گریڈ A میں پاس کیا۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار کے اسماء درج ذیل ہیں۔

اول: مکرم محمد صادق صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ

دوم: مکرم بشارت احمد طاہر صاحب کھاریاں شہر

دوم:2 مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور

سوم: مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب فضل عمر فیصل آباد

سوم:2 مکرم اعجاز احمد محمود صاحب دارالسلام لاہور

سوم:3 مکرم مجید احمد بشیر صاحب ڈیفنس لاہور

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار

1۔ مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب عزیز آباد کراچی

2۔ مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب گلشن اقبال شرقی کراچی

3۔ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ

4۔ مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید صاحب فیصل ٹاؤن لاہور

5۔ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد شرقی

6۔ مکرم توقیر احمد ملک صاحب واہ کینٹ راولپنڈی

7۔ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور

8۔ مکرم سعید احمد صاحب واہ کینٹ راولپنڈی

9۔ مکرم چوہدری اقبال حسین صاحب النور راولپنڈی

10۔ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ شہر

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

مقابلہ مقالہ نویسی 10-09ء بعنوان ”بدرسومات کے خلاف جہاد“

برائے لجنہ اماء اللہ پاکستان

زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

قواعد

☆عنوان مقالہ ”بدرسومات کے خلاف جہاد“

☆مقالہ کے الفاظ 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور سے تحریر کریں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنّفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سنِ اشاعت، جلد و صفحہ نمبر درج کیا جائے۔اور حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور سے تحریر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2010 ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆اس مقابلہ میں لجنہ اماء اللہ پاکستان کی اراکین شریک ہوں گی۔

☆لجنہ اماء اللہ پاکستان کی اراکین اپنے مقالہ جات لجنہ اماء اللہ پاکستان کی وساطت سے قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کو بھجوائیں گی۔

☆مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جا رہی ہے۔ تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے ذیلی عناوین کی پابندی لازمی ہے۔

☆مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

☆انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوّل: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+25 ہزار روپے نقد

دوم: سیٹ تفسیر کبیر+سند امتیاز +15 ہزار روپے نقد

سوم: سیٹ انوار العلوم+سند امتیاز+10 ہزار روپے نقد

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حُسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔اس کے علاوہ مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو سند شرکت بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین

☆رسم کی تعریف۔رسم کے لغوی و اصطلاحی معنی۔

☆رسموں کی ابتداء۔سماجی و نفسیاتی پس منظر۔

☆دینی ثقافت کا مفہوم اور اسلامی ثقافت کی رُوح۔

☆بدرسومات اور لغویات کے خلاف قرآنی تعلیم۔

☆بدرسومات کے خلاف احادیث اور اسوۂ رسولؐ۔

☆اسلامی تعلیمات میں بدرسومات داخل ہونے کا پس منظر

☆دور حاضر کی مذہبی ۔ شادی بیاہ۔فیشن پرستی۔ پیدائش وفات اور دیگر معیوب رسومات کا تفصیلی ذکر

☆بدرسوم۔توہمات۔شرک اور دیگر معیوب رسوم کے معاشرہ پر بداثرات۔

☆بدرسوم کے خلاف حضرت مسیح موعود کے ارشادات

☆بدرسوم کے خلاف خلفائے احمدیت کے ارشادات

☆بدرسوم کے بارہ میں بزرگان سلسلہ احمدیہ کے اقوال

☆بدرسومات کے خلاف احمدی خواتین کا مثالی کردار

☆بدرسوم کے خلاف جہاد اور ہماری ذمہ داریاں

امدادی کتب

☆قرآن کریم

☆کتب احادیث: صحاح ستہ۔ حدیقۃ الصالحین۔ ریاض الصالحین۔

☆تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود

☆روحانی خزائن۔حضرت مسیح موعود

☆ملفوظات۔حضرت مسیح موعود

☆مکتوبات احمد۔حضرت مسیح موعود

☆مجموعہ اشتہارات۔حضرت مسیح موعود

☆سیرۃ خاتم النبییّنؐ۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

☆سیرت النبیؐ۔جلد 6،7 مولانا شبلی نعمانی صاحب

☆حقائق الفرقان۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

☆خطبات نور۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

☆تفسیر کبیر حضرت مصلح موعود

☆انوار العلوم حضرت مصلح موعود

☆خطبات محمود حضرت مصلح موعود

☆الاظہار لذوات الخمار حضرت مصلح موعود

☆مشعل راہ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

☆خطبات ناصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

☆خطبات طاہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

☆حوّا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

☆خطبات مسرور۔

☆شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

☆مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین۔

☆فتاوٰی احمدیہ۔از حضرت حافظ روشن علی صاحب

☆بدرسوم کے خلاف جہاد۔از محمد اسد اللہ کاشمیری صاحب

☆رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

☆مسلمان عورت کی بلند شان۔ از مولانا عبدالرحیم صاحب درد

☆احادیث الاخلاق۔از مولانا غلام باری صاحب سیف

☆اسوہ انسان کامل۔از حافظ مظفر احمد صاحب

☆بدرسوم کے خلاف جہاد اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں از حکیم محمد دین صاحب

☆700 احکام خداوندی۔مرتبہ حنیف محمود صاحب

☆لباس۔ از حنیف محمود صاحب

☆دینی معلومات کا بنیادی نصاب۔ شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان (ایڈیشن 2009ء)

☆لوگ کیا کہیں گے۔از مسز شگفتہ عزیز اسلام آباد

☆اسلامی تعلیمات بابت رسومات شادی بیاہ اور اجتناب کے طریق۔از حنیف محمود صاحب

☆مومن کی شان، لغویات سے پرہیز۔ از حنیف محمود صاحب

رسائل

☆ماہنامہ مصباح۔جولائی، اگست 2009ء

☆ماہنامہ انصار اللہ اکتوبر 2009ء

☆ماہنامہ (مصباح۔انصار اللہ۔خالد)

اخبارات

☆الحکم۔البدر۔روزنامہ الفضل۔الفضل انٹرنیشنل

☆الفضل انٹرنیشنل (7 تا 13 اگست 2009ء)

راہنمائی برائے مقالہ نویسی:

مقالہ نویس حضرات کی رہنمائی اور سہولت کے پیش نظر قرآن مجید، حضرت مسیح موعود کے فرمودات اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات جو اس مقالہ کے عنوان کے ضمن میں آتے ہیں ان کی نشاندہی کر دی گئی ہے اور اس کا انڈیکس مہیا کیا جا رہا ہے۔تاہم یہ انڈیکس حتمی نہیں۔مقالہ نویس حضرات اپنے علمی ذوق و شوق کے تحت ان کتب سے مزید استفادہ بھی کر سکتے ہیں نیز دیگر امدادی کتب سے بھی فائدہ اُٹھانے کی درخواست ہے۔

آیات قرآن مجید

البقرۃ: آیت نمبر۔82 النساء: آیت نمبر۔32 الانعام: آیات نمبرز۔17,71 یونس: آیت نمبر 28 ہود: آیت نمبر۔115 المومنون: آیات نمبرز۔97, 2,3,4 القصص: آیت نمبر۔85 حٰم السجدہ: آیت نمبر۔35 الجاثیہ: آیت نمبر۔22 التوبہ: آیات نمبرز۔10,102 الحجرات: آیت نمبر۔15 الاعراف: آیات نمبرز 28,49 النحل: آیت نمبر۔91 النور: آیت نمبر۔20 الطلاق: آیت نمبر۔2 لقمان: آیت نمبر۔7 العنکبوت: آیت نمبر 65 الجمعہ: آیت نمبر۔12

روحانی خزائن:

جلد 9: صفحہ 299,408 جلد 19: صفحہ 80,81

ملفوظات:

جلد نمبر 2: صفحات نمبرز۔389,345 جلد نمبر 3: صفحات نمبرز۔520,522,624,234,587,127,316 جلد نمبر 5: صفحات نمبرز۔505,46,49,1

خطبات نور: صفحہ نمبر: 650

تفسیر کبیر:

جلد نمبر 1: صفحہ نمبر۔ 541۔ جلد نمبر 3: صفحات نمبرز۔ 405,438 جلد نمبر 6: صفحات نمبرز۔ 244, 284,282,298,90,305,396 299,300,396,246,301,302,298, 197,276,9,289,306,8,89,303,305 126,125,127,586,24,296,306,571,120, 213۔ جلد نمبر 10: صفحہ نمبر۔309

انوار العلوم:

جلد نمبر 4: صفحات نمبرز۔ 232,300 جلد نمبر 5: صفحہ نمبر۔152 جلد نمبر 7: صفحہ نمبر۔14 جلد نمبر 8: صفحہ نمبر۔267 جلد 9: صفحہ نمبر۔265 جلد نمبر 10: صفحات نمبرز 31,32۔ جلد نمبر 19: صفحہ نمبر۔21

خطبات ناصر:

جلد 1: صفحات 384,285,357,595, 758,762,384,378,217,477,385۔ جلد 2: صفحات 257,800,446,137۔ جلد 4: صفحہ۔462۔ جلد 5: صفحات۔602,603۔ جلد 6: صفحہ 527۔ جلد 8: صفحات 504,535,697۔ جلد 10: صفحات 360,361,262

خطبات طاہر:

جلد نمبر 3: صفحہ نمبر۔ 413 جلد نمبر 5: صفحہ نمبر۔603 تا 640

خطبات طاہر (عیدین):

صفحہ نمبر۔195

خطبات مسرور:

جلد 2: صفحات 582 تا 602 586, 584, 2,93 8,93 4,218, 100,234, 88,352,94, 3,931,930۔ جلد 3: صفحات 377, 334, 333, 378, 686, 687,550,551۔ جلد 4: صفحات 223,228۔ جلد 5: صفحات 90,150

خطبات وقف جدید:

(فرمودہ خلفائے کرام) 1957 تا 2007۔نظارت ارشاد وقفِ جدید انجمن احمدیہ صفحات 122, 123, 209,250,303,304

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت طلحہ بن عبیداللہ

نام ونسب

حضرت طلحہؓ کے والد عبیداللہ بن عثمان اور والدہ صعبہ بنت عبداللہ تھیں ساتویں پشت میں مرہ بن کعب پر آپ کا نسب رسول کریم ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپ کے والد آپ کے قبول اسلام سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ البتہ والدہ صاحبہ نے اسلام قبول کیا اور لمبی عمر پائی۔ شہادت عثمانؓ کے وقت بھی وہ زندہ تھیں۔ چنانچہ محاصرہ کے وقت یہ غیور خاتون اپنے گھر سے باہر آئیں اور اپنے بیٹے طلحہؓ سے کہا کہ وہ اپنے اثر سے معاندوں کو دور کریں حضرت صعبہؓ قریباً 80 سال تک زندہ رہیں۔ حضرت طلحہؓ دعویٰ نبوت سے کوئی 25 برس قبل پیدا ہوئے۔ ان کا رنگ گندمی اور چہرہ خوبصورت تھا۔ بال زیادہ تھے مگر بہت گھنگریالے نہ تھے۔ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے تھے۔

قبول اسلام اور تکالیف

عرب دستور کے مطابق ہوش سنبھالتے ہی تجارتی مشاغل میں مصروف ہوئے۔ جوانی میں دور دراز کے تجارتی سفروں کے مواقع میسر آئے اپنے تجارتی سفروں کے دوران شام کے شہر بصرہ میں ایک راہب سے ان کی ملاقات ہوئی اس نے پوچھا کہ کیا ''احمد'' ظاہر ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبداللہ بن عبدالمطلب۔'' اس نے اسی مہینہ میں ظاہر ہونا تھا اور وہ آخری نبی ہے اور اس نے حرم سے ظاہر ہو کر کھجوروں والی جگہ کی طرف ہجرت کرنی ہے۔ پس تم اس سے محروم نہ رہنا۔'' حضرت طلحہؓ کہتے ہیں اسی وقت سے یہ بات میرے دل میں گڑ گئی۔ واپس مکہ آیا تو رسول کریمؐ کی بعثت کا علم ہوا۔ صدیق اکبرؓ کی صحبت اور دوستی کے ذریعہ سے ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت میں باریابی کا موقع ملا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ کے نتیجہ میں آپؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

(اصابہ جز3 ص290، اصابہ جز8 ص125، استیعاب جلد2 ص320)

انہیں آغاز اسلام میں ابتدائی آٹھ ایمان لانے والوں میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد آپ بھی دیگر مسلمانوں کی طرح کفار کے مظالم کا تختۂ مشق ستم بنتے رہے۔ آپ کا بھائی عثمان آپ کو اور آپ کے مسلمان کرنے والے ساتھی حضرت ابوبکرؓ کو ایک ہی رسی میں باندھ کر مارا کرتا مگر یہ ظلم و استبداد استقامت کے ان شہزادوں میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکا۔ (اسد الغابہ جلد3 ص59)

مکہ میں قیام کے دوران رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو حضرت زبیرؓ کا بھائی بنا کر روحانی اخوت کا نیا رشتہ عطا کیا۔ ذریعہ معاش تجارت تھا۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ ملک شام اپنے تجارتی قافلے کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ سے ملاقات ہوئی اور حضرت طلحہؓ کو ان کی خدمت میں کچھ شامی لباسوں کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے اہل مدینہ کے یہ احوال بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کئے کہ وہ کس طرح بے چینی سے سراپا انتظار ہیں۔ خود حضرت طلحہؓ نے مکہ پہنچ کر تجارتی امور سمیٹے اور پروگرام کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کے اہل وعیال کو لے کر مدینہ روانہ ہوئے۔ مدینہ پہنچ کر آپ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے مہمان ٹھہرے اور رسول کریمؐ نے حضرت ابیؓ بن کعب انصاری کے ساتھ آپ کا بھائی چارہ کروایا۔

(ابن سعد جلد3 ص216)

غزوات میں شرکت اور فدائیت

ہجرت کے دوسرے سال سے غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو غزوہ بدر میں حضرت طلحہؓ شامل نہ ہوسکے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو قافلہ قریش کی اطلاعات لینے کیلئے بھجوایا تھا۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف آپ کو بدر کے مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ آپ جہاد کے ثواب سے بھی محروم نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ خدا کی خاطر جہاد کی نیت اور ارادے رکھتے تھے۔ (اسد الغابہ جلد3 ص59)

ایک سال بعد میدان احد میں آپ کو اپنی دلی تمنائیں پوری کرنے کے خوب خوب مواقع ملے۔ چنانچہ احد کے میدان میں کفار کے دوسرے حملہ کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی صفوں میں بھگدڑ مچی تو صرف چند صحابہ ثابت قدم رہ سکے۔ حضرت طلحہؓ ان میں سرفہرست تھے جو رسول خدا ﷺ کے آگے وہاں سینہ سپر ہو رہے تھے، جہاں بلا کا رَن پڑ رہا تھا۔ کفار اپنی تمام تر قوت جمع کر کے بانی اسلام کو نشانہ بنا رہے تھے۔ چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ نیزے اور تلواریں چمک رہی تھیں۔ بہادر اور جانباز طلحہؓ نے جیسے عہد کر رکھا تھا کہ خود قربان ہو جائیں گے مگر اپنے آقا پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے وہ تیروں کو اپنے ہاتھوں پہ لیتے تو نیزوں اور تلواروں کے سامنے اپنا سینہ تان لیتے۔ احد میں صحابہ کی ایک جماعت نے رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر موت پر بیعت کی تھی ان میں طلحہؓ بھی شامل تھے جنہوں نے اس عہد کا حق ادا کر دکھایا۔ (الاصابہ جز3 ص290)

نبی کریم ﷺ جنگ کا نقشہ ملاحظہ فرمانے کے لئے ذرا اونچا ہو کر حالات جنگ کو دیکھنا چاہتے تو حضرت طلحہؓ گھمسان کے اس رَن میں اپنے آقا کے لئے بے چین و بے قرار ہو جاتے اور عرض کرتے یارسول اللہ ﷺ آپ دشمن کی طرف جھانک کر بھی مت دیکھئے کہیں کوئی ناگہانی تیر آکے آپ کو لگ جائے نَحْرِی دُوْنَ نَحْرِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ میرے آقا میرا سینہ آپ کے سینہ کے آگے سپر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد)

کبھی دشمن ہجوم کر کے آپ پر حملہ آور ہوتے تو آپ شیروں کی طرح ایسے جھپٹتے کہ دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر کے آپ رسول اللہؐ کو ان کے نرغے سے نکال لاتے۔ ایک دفعہ ایک ظالم نے کسی ہلّہ میں موقع پاکر رسول کریم ﷺ پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔ حضرت طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر لیا اور انگلیاں کٹ کر رہ گئیں تو زبان سے کوئی آہ نہیں نکلی بلکہ کہا کہ بہت خوب ہوا کہ طلحہؓ رسول خدا ﷺ کی حفاظت میں ''ٹنڈا'' ہوگیا۔ ''طلحۃ الشلاء'' کے نام سے آپؓ مشہور تھے۔ یعنی ٹنڈا طلحہ اور بجا طور پر آپ کو حفاظت رسولؐ میں ٹنڈا ہونے پر فخر تھا۔

(اسد الغابہ جلد3 ص59)

الغرض حضرت طلحہؓ اسی جانبازی اور بہادری سے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت پر کمربستہ رہے۔ یہاں تک کہ دیگر صحابہ بھی مدد کو آپہنچے تو مشرکین کے حملہ کی شدت میں کچھ کمی آئی۔ رسولِ خدا کو حضرت طلحہؓ نے اپنی پشت پر سوار کیا اور اُحد پہاڑی کے دامن میں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا اس موقع پر رسول اللہ نے فرمایا کہ طلحہؓ نے آج جنت واجب کرلی۔ حضرت طلحہؓ کا سارا بدن زخموں سے چھلنی ہوگیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے آپ کے بدن پر ستر سے زیادہ زخم شمار کئے آپ کہا کرتے تھے کہ احد کا دن تو طلحہؓ کا دن تھا۔ خود رسول اللہ نے آپ کی جانبازی کو دیکھ کر آپ کو ''طلحۃ الخیر'' کا لقب عطا فرمایا کہ طلحہؓ تو سراسر خیر و بھلائی کا پتلا نکلا اور یہ تو مجسم خیر ہے۔ حضرت عمرؓ آپ کو صاحب احد کہہ کر خراج تحسین پیش کیا کرتے تھے کیونکہ احد کے روز حفاظت رسولؐ کا سہرا آپ ہی کے سر تھا۔ نیز آپ کو خود اپنی اس غیر معمولی خدمت پر بجا طور پر فخر تھا اور خاص انداز سے یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ احد میں ایسا وقت بھی آیا کہ دائیں جبریلؑ اور بائیں طلحہؓ کے سوا کوئی نہ تھا۔

(منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند جلد5 ص65، اسد الغابہ جلد3 ص59)

غزوہ احد کے بعد کے غزوات میں بھی حضرت طلحہؓ نمایاں خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ حدیبیہ فتح مکہ اور حنین میں بھی آپ شریک تھے اور غزوہ احد کی طرح حنین میں بھی جب لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو طلحہؓ ثابت قدم رہے۔ 9 ہجری میں قیصر روم کے حملہ کی خبر سن کر رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو غزوہ تبوک کی تیاری کا حکم دیا۔ حضرت طلحہؓ نے اس موقع پر اپنی استطاعت سے بڑھ کر ایک بیش بہا رقم پیش کردی اور بارگاہ رسالت سے فیاض کا لقب پایا۔ اسی دوران منافقین نے مسلمانوں کے خلاف ایک یہودی کے مکان پر جمع ہو کر ریشہ دوانیاں شروع کردیں تو رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو یہ فرض سونپا کہ وہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جا کر ان لوگوں کا قلع قمع کریں۔ آپ کو کامیابی کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

(ابن ہشام جلد4 ص171)

وصال رسول ﷺ اور خلافت ابوبکرؓ

حجۃ الوداع میں بھی حضرت طلحہؓ اپنے آقا کے ہمرکاب تھے۔ حج سے واپسی پر مدینہ پہنچ کر رسول کریم ﷺ کا وصال ہوا۔ دیگر صحابہ کی طرح اس عظیم سانحہ سے حضرت طلحہؓ کو جو صدمہ پہنچا اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب سقیفہ بنو ساعدہ میں خلافت کیلئے مشورہ ہو رہا تھا، عاشق رسول ﷺ حضرت طلحہؓ جیسا جری انسان اپنے آقا کی جدائی میں دل گرفتہ کسی گوشۂ تنہائی میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر رہا تھا۔

خلافت سے اخلاص ووفا

حضرت ابوبکرؓ خلیفۃ الرسول منتخب ہوئے تو طلحۃ الخیر ان کے دست وبازو ثابت ہوئے۔ آپؓ محض للہ جس بات کو حق سمجھتے بے لاگ اپنی رائے پیش کردیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکرؓ نے اپنی آخری بیماری میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ تو یہ حضرت طلحہؓ ہی تھے جنہوں نے حضرت عمرؓ کی طبیعت کی سختی کا اندازہ کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ سے یہ عرض کی کہ آپ خدا کو کیا جواب دیں گے کہ اپنا جانشین کسے مقرر کر آئے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ کا فیصلہ بھی چونکہ خالصتاً تقویٰ پر مبنی تھا آپؓ نے بھی کیا خوب جواب دیا فرمایا ''میں خدا سے کہوں گا کہ میں تیرے بندوں پر اس شخص کو امیر مقرر کر آیا ہوں جو ان میں سب سے بہتر تھا''۔ واقعات نے یہی فیصلہ درست ثابت کیا کہ حضرت عمرؓ ہی اس منصب کے لئے سب سے زیادہ اہل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت طلحہؓ کو ان کی بھرپور اعانت اور نصرت کی توفیق عطا فرمائی۔

(ابن سعد جلد3 ص274)

حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں مفتوح علاقوں کی زمینیں مجاہدین میں تقسیم کرنے کی بجائے بیت المال کی ملکیت قرار دینے کی تجویز دی اور مفتوح

لوگوں سے لگان وصول کرنے کی رائے سامنے آئی تاکہ اس کے ذریعہ مجاہدین کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ بظاہر یہ ایک نئی رائے تھی اس لئے صحابہ کی ایک بڑی جماعت اس کے حق میں نہیں تھی اور انہوں نے زمینوں کی تقسیم کی تائید کی تھی۔ تین روز تک اس مسئلہ پر بحث ہوئی۔ بالآخر حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ کے موقف کی بھرپور حمایت کی اور آخری فیصلہ یہی ہوا کہ زمینیں تقسیم نہ کی جائیں بلکہ بیت المال کی ہی ملکیت رہیں۔

معرکہ ''نہاوند'' کے موقع پر حضرت عمرؓ نے ایرانی ٹڈی دل سے مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں سے مشورہ چاہا تو حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ''آپ امیر المومنین ہیں بہتر جانتے ہیں ہم غلام تو آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ جو حکم ہوگا ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ ہم نے بار بار آزمایا کہ اللہ تعالیٰ انجام کار آپ کو کامیابی عطا فرماتا ہے''۔

حضرت عمرؓ بھی آپ کی اصابت رائے کے قائل تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے جن چھ اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی انتخاب خلافت کے لئے مقرر فرمائی تھی کہ وہ اپنے میں جس پر اتفاق کریں اسے خلیفہ منتخب کرلیں۔ اس کمیٹی میں حضرت طلحہؓ بھی شامل تھے۔ حضرت طلحہؓ کی بے نفسی، تواضع اور ایثار کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنی رائے حضرت عثمانؓ کے حق میں دے کر انہیں اپنے اوپر ترجیح دی اور اُن کا نام اس منصب کے لئے پیش کردیا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کی رائے اور حضرت طلحہؓ کی تائید سے حضرت عثمانؓ ہی خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت کے آخری سالوں میں جب شورش عام ہوئی۔ تو حضرت طلحہؓ نے مشورہ دیا کہ اس فتنے کی تحقیق کے لئے پورے ملک میں وفود بھیجے جائیں۔ یہ رائے بہت صائب تھی۔ چنانچہ 35 ھجری میں محمدؓ بن مسلمہ، اسامہؓ بن زید، عمارؓ بن یاسر اور عبداللہؓ بن عمرو ملک کے مختلف حصوں میں تفتیش کے لئے روانہ کئے گئے۔ ان تحقیقات کا خلاصہ یہ تھا کہ کوئی قابل اعتراض بات انہوں نے نہیں پائی۔

(کامل ابن اثیر مترجم جلد 3 ص 233، طبری جلد 6 ص 2930)

اس سلسلہ میں ابھی کچھ عمل درآمد نہ ہونے پایا تھا کہ مفسدین نے مدینہ آکر قصر خلافت کا محاصرہ کرلیا۔ حضرت عثمانؓ ذاتی طور پر منافقین کے مقابلہ پر کوئی مدافعانہ کاروائی پہلے کرنے کے حق میں نہیں تھے۔ البتہ وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ اس موقع پر حضرت طلحہؓ خلیفہ وقت کی اخلاقی مدد کرسکتے تھے وہ انہوں نے کی۔ مثلاً ایک موقع پر حضرت عثمانؓ نے باغیوں کے سامنے اپنے فضائل و مناقب بیان کرکے طلحہؓ جیسے کبار صحابہ سے اس کی تائید چاہی تو محاصرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت طلحہؓ نے اعلانیہ اور کھلم کھلا محاصرین کے سامنے حضرت عثمانؓ کی تائید کی۔ جب محاصرہ زیادہ خطرناک ہوگیا تو حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کی طرح حضرت طلحہؓ نے بھی اپنے صاحبزادے محمد کو خلیفہ وقت کی حفاظت کے لئے قصر خلافت بھجوایا۔ جب مفسدین نے حملہ کرنے میں پہل کردی تو محمد بن طلحہؓ نے بھی اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق ان کا مقابلہ کیا۔ (طبری جلد 6 ص 3010)

اور دوسرے معدودے چند محافظین کے ساتھ مل کر مفسدین کے سیلاب کو روکے رکھا مگر چند بدبخت دوسری طرف سے حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گئے اور خلیفہ راشد پر حملہ کرکے ان کی دردناک شہادت کا واقعہ سامنے آیا۔ دیگر صحابہ کی طرح حضرت طلحہؓ کو بھی اس سانحہ سے سخت صدمہ پہنچا۔ وہ جہاں حضرت عثمانؓ کے لئے عفو و رحم کی دعائیں کرتے وہاں مفسدین کے مظالم دیکھ کر خدا کی بارگاہ میں ان کی گرفت کیلئے التجا کرتے۔

حضرت طلحہؓ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خشیّت الٰہی اور محبت رسول سے آپ کا پیمانہ لبریز تھا۔ حضرت طلحہؓ نے اپنے مال وجان سے خدمت دین میں جس طرح سے اپنی دلی تمنائیں اور مرادیں پوری کیں اس پر خدائے ذوالعرش نے بھی گواہی دی۔ چنانچہ جب آیت رِجَالٌ صَدَقُوا (الاحزاب:24) نازل ہوئی۔ اس میں ان مردان خدا کا تذکرہ تھا جنہوں نے اللہ سے اپنے عہد سچ کر دکھائے اور اپنی منتیں پوری کیں اور کچھ ہیں جو انتظار میں ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے حضرت طلحہؓ سے فرمایا کہ اے طلحہؓ! تم بھی ان خوش نصیب مردان وفا میں شامل ہو جو اپنی قربانی پوری کرنے کی انتظار میں ہیں۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 61)

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت طلحہؓ بڑے مالدار تاجر تھے۔ اس کے ساتھ فراخ دل اور سخی انسان بھی تھے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کو دل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق ملی تھی اور اسی موقع پر آنحضرت ﷺ نے آپ کو فیاض کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

آپ کے ہم عصر قیس کہا کرتے تھے کہ میں نے طلحہؓ سے زیادہ کسی کو خدا کی راہ میں بے لوث مال خرچ کرنے میں پیش پیش نہیں دیکھا۔ غزوہ ذی القرد میں چشمہ بیسان کے پاس سے مجاہدین کے ساتھ گزرتے ہوئے حضرت طلحہؓ نے اسے خرید کر خدا کی راہ میں وقف کردیا تھا۔ اپنی جائیداد سات لاکھ درہم میں حضرت عثمانؓ کو فروخت کی اور سب مال خدا کی راہ میں خرچ کردیا۔ آپ کی بیوی سودہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ ایک دفعہ حضرت طلحہؓ کو اداس دیکھ کر وجہ پوچھی کہ کہیں مجھ سے تو کوئی خطا سرزد نہیں ہوگئی تو فرمانے لگے نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں دراصل میرے پاس ایک بہت بڑی رقم جمع ہوگئی ہے اور میں اس فکر میں ہوں کہ اُسے کیا کروں۔ میں نے کہا اسے تقسیم کروا دیجئے۔ آپ نے اسی وقت اپنی لونڈی کو بلایا اور چار لاکھ کی رقم اپنی قوم کے مستحقین میں تقسیم کرادی۔

(ابن سعد جلد 3 ص 220)

حضرت طلحہؓ بنو تمیم کے تمام محتاجوں اور تنگ دست خاندانوں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ لڑکیوں اور بیوگان کی شادیوں میں ان کی مدد کرتے۔ مقروضوں کے قرض ادا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے کسی کو یہ شعر پڑھتے سنا: ؎

فَتًی کَانَ یُدۡنِیۡہِ الۡغِنٰی مِنۡ صَدِیۡقِہٖ
اِذَا مَا ھُوَ اسۡتَغۡنٰی وَیُبۡعِدُہُ الۡفَقۡرُ

یعنی میرا ممدوح ایسا شخص تھا کہ دولت و امارت اسے اپنے دوست کے اور قریب کردیتی تھی جب بھی اسے دولت و فراخی نصیب ہوتی اور غربت و فقر اسے اپنے دوستوں سے دور رکھتے یعنی کبھی تنگی میں بھی کسی سے سوال نہ کرتے۔ حضرت علیؓ نے یہ شعر سنا تو فرمایا ''خدا کی قسم! یہ صفت حضرت طلحہؓ میں خوب پائی جاتی تھی''۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 61)

ایثار و مہمان نوازی

مہمان نوازی حضرت طلحہؓ کا خاص وصف تھا۔ ایک دفعہ بنی عُذرہ کے تین مفلوک الحال افراد نے اسلام قبول کیا۔ رسول کریم ﷺ نے پوچھا کہ صحابہؓ میں سے کون ان کی کفالت اپنے ذمہ لیتا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے بخوشی حامی بھرلی اور ان تینوں نومسلموں کو اپنے گھر میں لے گئے اور وہیں ٹھہرایا اور ان کی میزبانی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ موت نے انہیں آپ سے جدا کیا۔ اُن میں سے دو ساتھی تو یکے بعد دیگرے دو غزوات میں شہید ہوئے اور تیسرے طلحہؓ کے گھر میں ہی وفات پاگئے۔ طلحہؓ کو جو خدا کے رسول ﷺ کے ان مہمانوں سے دلی محبت اور اخلاص پیدا ہوچکا تھا اس کا نتیجہ تھا کہ مہمانوں کی وفات کے بعد بھی خواب میں آپ کی اُن سے ملاقاتیں ہوئی۔ ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ وہ تینوں آپ کے ساتھ ہی جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ مگر جو ساتھی جو سب سے آخر میں فوت ہوا وہ سب سے آگے ہے اور سب سے پہلے مرنے والا سب سے پیچھے ہے۔ انہوں نے تعجب سے رسول کریمؐ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو بعد میں مرا اُسے زیادہ نیک اعمال کی توفیق ملی اس لئے وہ پہلوں سے بڑھ گیا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت طلحہؓ نے اپنی نیک صحبت میں رکھ کر ان نومسلموں کی عمدہ تربیت کرکے انہیں خوب فیض عطا کیا۔

(ابن ماجہ کتاب تعبیر الرؤیا باب تعبیر رؤیا)

حضرت طلحہؓ دوستی اخوت کے رشتے میں بھی کمال رکھتے تھے۔ حضرت کعب بن مالک انصاریؓ کو غزوہ تبوک میں شامل نہ ہوسکنے کے باعث مقاطعہ کی سزا ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی معافی کا اعلان کیا اور وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو مجلس میں سے حضرت طلحہؓ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے ان کے استقبال کو آگے بڑھے اور مصافحہ کرکے انہیں مبارکباد عرض کی۔ حضرت کعبؓ انصاری نے بھی حضرت طلحہؓ کا اس اعلیٰ خلق کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ یاد کرکے کہتے تھے کہ اس موقع پر مہاجرین میں سے کسی صحابی نے اس والہانہ گرمجوشی کا میرے ساتھ مظاہرہ نہیں کیا جس طرح حضرت طلحہؓ وفور جذبات میں اُٹھ کر دوڑے آئے۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ تبوک)

شادی اور اولاد

حضرت طلحہؓ کی پہلی شادی حضرت حمنہ بنت جحش سے دوسری حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر سے تیسری شادی فارعہ بنت ابوسفیان سے اور چوتھی رقیہ بنت ابی امیہ سے ہوئی۔ ان چاروں بیویوں کی بہنیں رسول اللہ ﷺ کی ازواج تھیں۔ یوں آپ رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف تھے۔ آپ کے اخلاق کا ایک خوب صورت نقشہ آپ کی اہلیہ اُم ابان نے کھینچا ہے۔ انہیں بہت رشتے آئے تھے مگر انہوں نے حضرت طلحہؓ کی کئی شادیوں کے باوجود ان کے ساتھ نکاح کو ترجیح دی ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی وجہ حضرت طلحہؓ کے اخلاق فاضلہ ہیں۔ وہ فرماتی تھیں کہ میں طلحہؓ کے ان اوصاف کریمانہ سے واقف تھی کہ وہ ہنستے مسکراتے گھر واپس آتے ہیں اور خوش و خرم باہر جاتے ہیں۔ کچھ طلب کرو تو بخل نہیں کرتے اور خاموش رہو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے۔ نیکی کرو تو شکر گزار ہوتے ہیں اور غلطی ہوجائے تو معاف کردیتے ہیں۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد 5 ص 66)

بلاشبہ یہی وہ اخلاق ہیں جن کے بارہ میں ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا کہ خَیۡرُکُمۡ اَحَاسِنُکُمۡ اَخۡلَاقاً کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔ حضرت طلحہؓ کی کئی بیویوں سے اولاد تھی۔ حضرت حمنہ بنت جحش سے ایک بیٹا محمد نامی بہت عبادت گزار تھا اور سجاد لقب سے مشہور تھا۔ ایک بیٹا یعقوب بہت زبردست شہ سوار تھا جو واقعہ حرّہ میں شہید ہوگیا۔ حضرت ام کلثومؓ بنت ابوبکرؓ سے دو بیٹے اور ایک بیٹی عائشہ تھی۔ آپؓ کی ایک بیٹی ام اسحاق سے حضرت امام حسنؓ نے شادی کی جس سے طلحہ نامی بیٹا ہوا۔ حضرت حسنؓ کی وفات کے بعد حضرت امام حسینؓ نے ان سے شادی کی اور ایک بیٹی فاطمہ ان سے ہوئیں۔

(ابن سعد جلد 3 ص 214، اصابہ جز 3 ص 292)

شہادت اور فضائل

حضرت طلحہؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے یعنی ان دس اصحاب رسول ﷺ میں سے جن کو آپؐ نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی اور بوقت وفات انہیں پروانہ خوشنودی عطا فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب

مکرم محمد طارق اسلام صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر

ہنس مکھ، عاجز، دعاگو، ہمدرد، جماعت اور خلافت کے فدائی تھے

برادرم عزیزم محمد طارق اسلام ابن مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب ایم اے مرحوم سابق امیر جماعت ڈسکہ 8 ستمبر 2009ء کو تلی (Splean) میں ٹیومر کے باعث ایک مختصر علالت کے بعد 54 سال کی عمر میں اٹوہ ہسپتال کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

ہمارے سب کے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو عزیزم کی بیماری اور آپریشن کے بعد کی نازک صورتحال کا علم تھا کیونکہ محترم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خاں صاحب اور مکرم نائب امیر و مربی انچارج صاحب مکرم نسیم مہدی صاحب نے بڑی باقاعدگی سے طبی رپورٹس حضور انور کی خدمت میں بھجوانے کا اہتمام کیا ہوا تھا اور حضور انور نے ہومیوپیتھی دوائی بھی بھجوائی تھی اور شفاؤں کے مالک سے دعاؤں کے ساتھ اس نافع الناس وجود اور خادم دین کی زندگی کی بھیک مانگی جارہی تھی، صدقات استغفار اور درود شریف پڑھنے کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ مگر خدا کی تقدیر غالب آئی۔

گیارہ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجاہد مربی سلسلہ کا ذکرِ خیر فرمایا ہے اور وہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہوا ہے وہ ساری فیملی کے افراد اور افراد جماعت کے لئے قابلِ فخر بات ہے۔ کسی جانثار مربی سلسلہ کا میدان عمل میں دیارِ غیر میں اللہ کو پیارا ہوجانا واقعی ایک ایسی شہادت ہے جو قابلِ رشک ہے اور اس کو کہتے ہیں انجام بخیر اور خاتمہ بالخیر۔ اسی بات کی مرحوم کو تمنا اور فکر تھی اور اسی کے لئے وہ دعا کا کہا کرتے تھے۔ ان کے دوستوں نے بھی بتایا کہ وہ ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ خدمتِ دین اور کام کی کوئی حیثیت نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو اور انجام اچھا نہ ہو۔ بس دعا کرو انجام بخیر ہو اور خدمت قبول ہو۔

عزیزم طارق اپنے حسنِ سلوک اور حُسنِ عمل سے اتنے لوگوں کے دلوں میں جگہ بنا گیا۔ خلیفۂ وقت اور لوگوں کی دعاؤں اور دعائیہ کلمات کو ساتھ لے کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہوگیا۔ ہمیں یقین ہے کہ مولیٰ کریم ضرور اس کو اپنی رضا کی چادر میں رکھے گا۔ اے اللہ! تو اس پر اپنی رحمت کی بارش برسا اور مغفرت کا سلوک فرما اور حضور انور کے تعزیتی خطوط میں تحریر کردہ دعاؤں کا وارث بنا۔

عزیزم محمد طارق اسلام موصی تھے۔ انہوں نے یہ وصیت جامعہ میں داخل ہونے سے بھی پہلے کی تھی۔ سیکرٹری وصایا نے اس کی فائل دیکھی تو اُن کا حساب صاف تھا بلکہ کچھ فاضلہ بھی تھا۔

احمدیہ قبرستان Maple ٹورانٹو میں قبر تیار تھی۔ تابوت میں بند طارق اسلام کو وہاں اتارا اور منوں مٹی کی چادر اس پر چڑھا دی، سپردِ خدا کیا۔ آخری دعا امیر صاحب نے کرائی اور ہم آہستہ آہستہ الوداع ہوئے۔

ٹیلیفون، فیکسز، E-mail اور خطوط کے ذریعہ مختلف جگہوں مثلاً ربوہ، لندن آسٹریلیا یورپ اور افریقہ سے ان کے کلاس فیلوز اور دوسرے عزیز و اقارب کا جس رنگ میں ہمدردی اور تعزیت کرنے کا سلسلہ جاری ہے یہ سب کچھ ایسا لگا جیسے طارق ایک ایسا جسم ہے جس کے درد نے سارے عالم کو تڑپا دیا ہے۔

شاعر کہتا ہے:۔

زندگی درد کا دوسرا نام ہے
ہچکیاں سسکیاں اس کا انجام ہے

لیکن ہم بفضل خدا قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر سکون پا گئے ہیں۔

عزیزم طارق اسلام نے 1978ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاھد اور مولوی فاضل کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ دورانِ تعلیم ہی اس کو جماعتی پروگراموں میں حصہ لینے کا بہت شوق تھا جو میدانِ عمل میں بہت مفید ثابت ہوا۔ بدّوملہی اور سرگودھا کی جماعتوں میں بطور مربی مقرر ہوئے تو اپنی ہنس مکھ طبیعت اور دوسروں کے کام آنے کی عادت اور جماعتی روایات اور ذیلی تنظیموں کے قواعد وضوابط پر عبور ہونے کی وجہ سے ہردلعزیز بن گئے۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے کام آنا بھی ان کو بہت اچھا لگتا تھا۔ خدمتِ خلق کے کاموں میں پیش از پیش ہوتے تھے۔ جماعتی فنکشن کوئی بھی ہو وہ اس میں ڈیوٹی پر نظر آتا تھا۔

مرکز نے آپ کو 1985ء میں اٹلی کا مربی بنا کر بھجوایا اور ویزا پرابلم کی وجہ سے 6 ماہ کے بعد ہی پاکستان واپس آنا پڑا اور پھر دفتر وکالت تبشیر میں ڈیوٹی دیتے رہے اور بڑی محنت اور ذمہ داری سے کام کرنے کے عادی تھے۔

طارق اسلام کی 1993ء میں کینیڈا میں تقرری ہوئی۔ وینکوور میں رہے وہاں کی جماعت ان کے اصلاح احوال کے کاموں کو بخوبی جانتی ہے۔ لوگوں کے امیگریشن مسائل، عائلی مسائل ذیلی تنظیموں کو منظّم کرنے اور ان کے لئے تعلیم وتربیت کے پروگرام ترتیب دینے میں ممد ثابت ہوئے۔

عزیزم طارق کا علمی، ادبی ذوق بھی معیاری تھا۔ جلسہ کی تقریر کیلئے مجھ سے مشورہ کرتے اور معلومات لیتے۔ کتب اکٹھی کرنے اور ان سے نوٹس لینے کی بھی چاٹ تھی جو ایک مربی کے لئے ازحد ضروری ہے۔

مرحوم کی خلفائے وقت سے محبت مثالی تھی۔ ادب واحترام اور عقیدت کا رنگ عاشقانہ تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قادیان دارالامان میں تشریف لے گئے تو طارق کو بھی وہاں پہنچنا نصیب ہوا اور جماعت کی طرف سے ڈیوٹی لگی ہوئی تھی۔ بڑی محبت سے بار بار بتاتا تھا کہ مجھے 5 بار حضور کا ہاتھ چومنے کی سعادت ملی ہے۔ پھر جب حضور کینیڈا تشریف لاتے تو طارق ملاقاتوں کے سلسلہ میں معاون ہوتا۔ اس سعادت کے ملنے کا بھی بار بار بیان کرتا اور بتاتا کہ ہم نے سب احمدیوں کو اس برکت میں شامل کیا ہے۔ الحمد للہ کہ سب جماعتوں اور لوگوں کی ملاقات ہوگئی ہے۔ کسی کو کوئی شکوہ کی گنجائش نہیں ہے۔ عزیزم کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ خلافت کا ہر احمدی شیدائی ہے اور اس کو اس کا حصہ ملنا چاہئے۔ کوئی بھی اس نعمت سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ اس معاملہ میں بے حد محتاط تھا کیونکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے ممکن ہے کہ ایک عام احمدی تم سے زیادہ مضبوط ایمان کا ہو۔

عزیزم طارق اسلام کے والد محترم ماسٹر محمد شریف صاحب جنوری 1985ء میں وفات پا گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کی نماز جنازہ غائب بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ طارق کی والدہ ماجدہ عنایت بی بی صاحبہ انہیں دو سال کا چھوڑ کو خدا کو پیاری ہوگئی تھیں۔ عزیزم ہمیشہ اپنے مرحوم والدین کی طرف سے چندہ کی ادائیگی کا بندوبست کرتے۔ یہ چندے اب تک جاری ہیں۔ آپ کی دوسری والدہ زاہدہ بیگم صاحبہ باحیات ہیں۔ ان کے پانچ بیٹے ہیں۔ بچوں کے والد اس وقت وفات پا گئے جب بچوں کی عمریں ابھی ایک سال سے بارہ سال کے درمیان تھیں۔ ان بچوں کی کفالت کی ذمہ داری مرحوم اپنی وصیت میں بشریٰ اور طارق پر ڈال گئے۔ اس فرض کو انہوں نے بخوبی نبھایا۔ بچوں کو تعلیم دلوائی، پالا پوسا۔ انہیں میں سے ایک کی اس نہج پر تربیت کی کہ وہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ گھانا میں بطور استاد خدمات کی سعادت حاصل کر رہا ہے اس کا نام حافظ محمد طیب ہے۔ ان کے بھائیوں میں سے ایک قاسم ہے اس کو جرمنی میں سیٹ کیا ہے۔ ایک لندن میں احسن صبغۃ اللہ ہے۔ وہ بھی اپنی فیملی کے ساتھ اپنے پیروں پر کھڑا ہے۔ تیسرے نمبر پر شیر علی ہے۔ یہ آٹوہ میں ہے۔ اور ایک والدہ کے پاس ڈسکہ میں ہے۔ سب ہی ماشاء اللہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ خوش حال ہیں۔

عزیزم طارق اسلام نے میرے اور اپنے بہت سے عزیزوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد کی ہے۔ اس نافع الناس وجود نے سب کو خوشحال کرنے میں مدد کی ہے اور کسی سے کوئی صلہ نہیں لیا۔ سب للّٰہی کام کئے ہیں۔ اس میں وہ راحت محسوس کرتے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا ایسا خیال رکھنا اور پھر ان کو پھلتے پھولتے دیکھنا طارق کو بہت اچھا لگتا تھا۔ ہاں کبھی کبھی یہ ضرور کہتے تھے کہ بھائی جان خدانہ کرے کہ ان میں سے کوئی کم عقل اور کم فہم کہیں یورپ کی ہوا میں آکر بہک جائے اور ہمارے لئے اور جماعت کے لئے بدنامی کا موجب ہو۔ اس پہلو سے بہت ڈرتے اور دعا کرتے تھے اور سب کو سختی سے نصیحت کرتے تھے کہ بندے بن کر رہو اور شکر ادا کرو۔ سب کچھ حضرت مسیح موعود کے صدقے ملا ہے۔ جماعت کے کام آؤ اور عزت پاؤ۔ اسی میں زندگی ہے الحمد للہ کہ ان کو کسی کی طرف سے بھی کوئی شرمندگی اٹھانے والا معاملہ دیکھنا نہیں پڑا اور وہ خوشی خوشی اپنی منزل کو پا گئے۔ ورنہ کسی پر یا کسی خاندان پر ایک داغ بھی لگ جائے تو اس کی کسک ساری عمر رہتی ہے۔

عزیزم طارق اسلام کی شادی میں نے 1980ء میں کروائی تھی۔ محترم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ کے بیٹے مکرم صادق محمد صاحب سابق ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول 'بو' سیرالیون کی بیٹی عزیزہ امۃ النصیر ان کی اہلیہ ہیں۔ خاکسار 1972ء سے 1981ء تک مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا اور سیرالیون میں بطور مربی خدمات میں مصروف رہا۔ تو میری غیر حاضری میں میرے والد صاحب مرحوم اور عزیزم طارق اسلام اپنی بہن اور میری اہلیہ بشریٰ اور بیٹی عاشی کے پاس ربوہ گھر میں مدد کرتے رہے اور میرے ان دس سالوں کو میرے لئے آرام دہ بنایا اور بے فکر کئے رکھا عزیزم نے اپنے سسرال کا بھی بہت خیال رکھا حالانکہ اس طرف کے عزیز ڈاکٹرز، کرنل اور پروفیسرز بھی ہیں لیکن طارق کا بحیثیت مربی سب سے ایسا برتاؤ رہا کہ وہ اس کو خاص عزت کے مقام پر رکھتے رہے اور اپنا بزرگ مانتے۔ اس سے مشورہ اور رائے لیتے۔ ایک مربیانہ وقار تھا جس کو اس نے قائم رکھا۔ کسی مرحلہ پر بھی وہ احساس کمتری کا شکار نہیں ہوا۔

عزیزم کے آبائی گاؤں جنڈ وساہی تحصیل ڈسکہ میں چند سال پہلے غیر احمدیوں نے ہنگامہ کر کے احمدیہ بیت الذکر کو مسمار کر دیا تھا اور سارے احمدیوں کے گھروں کو لوٹا اور برباد کر دیا اور بہت سے احمدیوں کو مارا پیٹا اور بے عزت کیا جس کی وجہ سے احمدیوں کو گاؤں سے ہجرت کرنی پڑی۔ عزیزم طارق نے بعض رشتہ داروں اور اپنی بہن بشریٰ مجید کی مدد سے جنڈو ساہی میں محترم صدیق صاحب امیر جماعت ڈسکہ کے ذریعہ ازسرِ بیت الذکر کی تعمیر و تکمیل میں مدد کی ہے جس سے وہ بیت الذکر اور مربی ہاؤس نئے سرے سے دعوت الی اللہ کا مرکز بن گیا ہے۔

عزیزم طارق اسلام کی سیرت کا ایک پہلو جو نمایاں تھا وہ ان کی مہمان نوازی تھی۔ جب بھی کسی کے

گھر جانے کی ضرورت پیش آئی وہ کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ساتھ لے جاتے کہتے خالی ہاتھ جانا اچھا نہیں لگتا۔خواہ کینیڈا میں ہوں یا لندن آئیں یا پاکستان وہ ضرور تحفہ لیکر جاتے تھے۔ مجھے بھی کوئی نہ کوئی چیز ضرور بھیجتے رہتے تھے۔اب اس کے جنازہ پر آیا ہوں تو اس کی دی ہوئی شرٹ پہن کر ہی شامل ہوا ہوں جس پر اس نے لکھا ہے ”مجید بھائی کیلئے“۔

میں نے اس کو وہ اچکن بھجوائی جو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحفہ دی تھی۔ اب وہ مجھے تنگ ہوگئی تھی۔اس نے پہنی تو اسے بڑی خوبصورت لگی اور بڑے خوش ہوئے۔ یہی متبرک اچکن پہن کر اس نے امسال جلسہ سالانہ کینیڈا میں تقریر کی اور بے حد خوشی کا اظہار کیا کہ اچکن پوری بھی آگئی۔متبرک تو ہے ہی اس میں شک نہیں الحمد للہ کہ تقریر بھی ہوگئی ہے۔

عجیب اتفاق دیکھیں اب سترہ ستمبر کو واپس گھر پہنچا ہوں تو حضور انور کی طرف سے تحفہ ملا۔ کھولا ہے تو اچکن ہے۔عید کا تحفہ اچکن کا بدل پیارا لگا۔

اللہ اور اس کا خلیفہ ہمارا کیسا خیال رکھتا ہے ہوئی نہ یہ بات ایمان بڑھے نہ تو اور کیا ہو۔

ٹورانٹو آٹوہ میں جو بھی ملا ہے اس نے یہی بتایا ہے کہ طارق صاحب کا کسی کو بھی visit کرنے کا طریق بہت مسحور کن ہوا کرتا تھا۔ جماعت کے لوگ اس سے محبت کرتے تھے۔اعتماد کرتے تھے۔ کیونکہ وہ ان کے مسائل کو دلچسپی سے سنتا اور صحیح رہنمائی کرتا اور دعا کے لئے بھی سب کا رُخ خلیفۂ وقت کی طرف موڑے رکھتا تھا۔لوگوں کے حالات سے پوری طرح واقف اور اس کو کسی سے بھی حسد بغض کینہ دشمنی وغیرہ نہیں تھی۔

مرکزی مہمانوں کا بھی بے حد خیال رکھتا اور انہیں ان کے مقام کے مطابق جگہ دیتا۔ سیر بھی کرواتا۔اسے پتہ ہوتا تھا کہ اس کے علاقہ میں کون کون سے قدرتی مناظر اور جھیلیں ہیں۔ جہاں تفریح ہو سکتی ہے۔ یہ سبق بھی اس نے خلفاء سے سیکھا۔ یہ سلسلہ کا ایک ایسا مجاھد تھا جسے اپنے بارڈر اور حد کا پورا پورا ادراک تھا۔

معزز قارئین! کیا کیا بتاؤں قصہ مختصر یہ ہے کہ وہ بہت ہی ہنس مکھ، عاجز، دعا گو دوسروں کا ہمدرد اور کام کر کے خوش ہونے والا اور جماعت وخلافت کا شیدائی اور فدائی تھا۔ اللہ اس کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔اس کی اہلیہ اور بچیوں کا حامی و ناصر ہو اور اس کی نسل سے خادمِ احمدیت پیدا ہوں۔اے اللہ تو ایسا ہی کر۔آمین

بقیہ صفحہ 4 حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

شہادت کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا ”جو کوئی زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہؓ کو دیکھ لے“۔

شہادت عثمانؓ کے بعد حضرت طلحہؓ بھی ان اصحاب میں شامل تھے جو قتل عثمانؓ کا فوری انتقام لینے کے حق میں تھے۔اسی جذباتی دور میں وہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ جنگ جمل میں بھی شامل ہوگئے۔لیکن جب حضرت علیؓ نے انہیں بلا کر ان کے فضائل اور سبقتوں کا ذکر کیا تو حضرت طلحہؓ بھی حضرت زبیرؓ کی طرح مقابلہ سے دستبردار ہوگئے۔لشکر سے جدا ہو کر پچھلی صفوں میں چلے گئے اس دوران کوئی تیر ٹانگ میں لگا جس سے عرق النساء کٹ گئی اور اس قدر خون جاری ہوا کہ وفات ہوگئی۔اس وقت آپؓ کی عمر 64 برس تھی۔

(استیعاب جلد 2 ص 20-319)

غزوہ احد میں جب حضرت طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کو پشت پر اٹھا کر چٹان پر لے گئے تو رسول کریمؐ نے فرمایا اے طلحہ! جبریلؑ آئے ہیں وہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور وہ یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ قیامت کے دن تمہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور ہر خوف سے تمہاری حفاظت ہوگی۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 67)

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

کھانسی کا علاج شہد

اللہ تعالیٰ سورۃ نحل میں فرماتا ہے

”اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں میں چڑھاتے ہیں گھر بنا۔

پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔یقیناً اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔“

(النحل 19 تا 20)

تاریخ میں شہد کو مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور اس دور میں بھی شہد کے اجزاء کو انفیکشن کو کنٹرول کرنے کے لئے، زخموں پر مرہم کے طور پر استعمال کرنے کے لئے اور anti oxidant خصوصیات کے لئے استعمال کرنے پر تحقیقات ہوتی رہی ہیں۔تحقیق کے مطابق شہد جراثیم پر اس لئے اثر کرتا ہے کیونکہ اس کے استعمال کے بعد جسم کے خلیے Cytokines پیدا کرتے ہیں اور شہد میں anti oxidant خواص اس لئے پائے جاتے ہیں کہ اس میں Phenolic Compound پائے جاتے ہیں۔

لیکن گزشتہ دو تین سالوں کے دوران شہد کی ایک اور افادیت کے بارے میں ٹھوس تحقیقات سامنے آئی ہیں اور یہ افادیت شہد کی اس خاصیت کے بارے میں ہے کہ اس کے ذریعہ کھانسی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔یوں تو کھانسی کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ مختلف بیماریوں کی ایک علامت ہے۔اگر نمونیا ہے تو مریض کو کھانسی ہوگی، اگر کان میں انفیکشن ہے یا گلے میں انفیکشن ہے تو اس کے نتیجہ میں بھی مریض کو کھانسی ہو گی۔ بظاہر یہ ایک معمولی علامت ہے لیکن اس پر قابو پانے کیلئے ہر سال دنیا بھر کے مریض اربوں ڈالر خرچ کرتے ہیں۔

لیکن وقت کے ساتھ یہ تحقیقات سامنے آتی رہیں کہ جو ادویات کھانسی کے علاج کے لئے دنیا میں استعمال ہو رہی ہیں ان پر جب تحقیق کی گئی تو یہ بات سامنے آئی کہ ان کے نتائج ایسے نہیں کہ انہیں معیاری کہا جا سکے۔کھانسی کے علاج کے لئے عموماً سب سے زیادہ Dextmethorphan کا استعمال کیا جاتا ہے۔جب مریضوں پر یہ تجربات کئے گئے کہ کچھ مریضوں کو جنہیں کھانسی کی تکلیف تھی یہ دوائی دی گئی اور کچھ کو محض ایک شربت دیا گیا جس میں کوئی دوائی شامل نہیں تھی نہ مریضوں کو یہ معلوم تھا کہ کن مریضوں کو یہ دوائی دی جا رہی ہے اور کن مریضوں کو محض خالی شربت پلایا جا رہا ہے اور نہ نتائج جمع کرنے والے ڈاکٹروں کو جب وہ نتائج مرتب کر رہے تھے اس بات کا علم تھا۔البتہ ہر شیشی پر نمبر دیا گیا تھا اور ریکارڈ محفوظ تھا کہ کس شیشی میں دوائی تھی اور کس میں محض خالی شربت۔جب نتائج کا اس ریکارڈ سے موازنہ کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ خالی شربت پینے والے مریضوں کو تقریباً اتنا ہی فائدہ ہوا تھا جتنا دوائی لینے والے مریضوں کو ہوا تھا۔اب اس امر سے اس دوائی کی افادیت پر ہی سوالیہ نشان آگیا۔کم از کم یہ بات سامنے آئی کہ اس دوائی سے کھانسی کی علامت پر مطلوبہ معیار کے اثرات سامنے نہیں آ رہے تھے۔

اس کے بعد لازماً ایسے علاج کی تلاش شروع ہونی تھی جس کے استعمال سے کھانسی کی علامت کو خاطر خواہ فرق پڑے۔اس غرض کے لئے امریکہ میں پنسلوینیا (Pennsylvania) کی سٹیٹ یونیورسٹی کے کالج آف میڈیسن میں ایک تحقیق کی گئی۔اس غرض کے لئے ان مریضوں کا انتخاب کیا گیا جو کہ اس کالج کے تدریسی ہسپتال میں Upper Respiratory Infection کے علاج کے لئے آئے تھے اور ان کو کھانسی کی تکلیف موجود تھی۔اس غرض کے لئے ایک سال سے لے کر 18 سال کے عمر کے مریضوں کا انتخاب کیا گیا۔اس تحقیق میں ان مریضوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا جن کو نمونیا یا دمہ کی تکلیف تھی۔

اس تحقیق میں شامل ہونے والے مریضوں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ایک گروپ کو Dextmethorphan دوائی کی ایک خوراک دی گئی، ایک گروپ کو شہد کی ایک خوراک دی گئی اور تیسرے گروپ کو کچھ نہیں دیا گیا۔اس تحقیق میں استعمال ہونے والا شہد Buckwheat سے حاصل کیا گیا تھا اور پھر ایک سوالنامہ کے ذریعہ اس بات کا تجزیہ کیا گیا کہ ہر مریض کی کھانسی کو کتنا فرق پڑا ہے یا کوئی افاقہ نہیں ہوا یا کھانسی پہلے سے بھی شدید ہو گئی۔اس تحقیق میں 105 مریض شامل ہوئے۔ ہر گروپ میں تقریباً ایک تہائی مریض شامل کئے گئے۔ جہاں تک کھانسی کے بار بار ہونے کا تعلق ہے تو سب سے زیادہ افاقہ ان مریضوں کو پڑا جو شہد استعمال کر رہے تھے، اس کے بعد ان مریضوں کو فرق پڑا جو کہ Dextmethorphan استعمال کر رہے تھے اور سب سے کم فرق ان مریضوں کو پڑا جو کہ کچھ بھی استعمال نہیں کر رہے تھے۔اس طرح جہاں تک کھانسی کی شدت کا تعلق ہے تو شہد استعمال کرنے والوں کی کھانسی کی شدت کو سب سے زیادہ فرق پڑا اور پھر Dextmethorphan استعمال کرنے والوں کو اور جن مریضوں نے کچھ استعمال نہیں کیا تھا ان کی کھانسی کی شدت سب سے زیادہ رہی۔ دوسرے دن بھی شہد استعمال کرنے والے مریض سب سے زیادہ بہتر رہے۔ جہاں تک بچوں کی نیند کا تعلق ہے تو والدین کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق شہد استعمال کرنے والے بچوں کی نیند سب سے زیادہ بہتر رہی۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ایک سال سے زیادہ عمر کے بچوں میں کھانسی کی علامت کے لئے شہد کا استعمال مذکورہ دوائی سے زیادہ موثر رہا۔لیکن ایک سال سے کم عمر مریضوں کے لئے شہد تجویز نہیں کیا جاتا۔

(Archives of Pediatric and Adolecsent Medicine nov 2007 Effect of Honey Dextmethorphan and no treatment on Nocturnal Cough and cough Quality for coughing children and their parents.)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بیٹے مکرم ملک منظور احمد عمر صاحب اور بہو مکرمہ مبشرہ فرناز احمد صاحبہ کو جرمنی میں 7 دسمبر 2009ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کے نام ذیشان عمر عطا فرمایا ہے۔ بیٹا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد صاحب بھٹی گوجرانوالہ کا نواسہ اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم پرویز احمد صاحب ایڈووکیٹ مقیم یو۔کے تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ صبا پرویز صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم جاوید احمد جاوید صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ نے مورخہ 13 دسمبر 2009ء کو چک نمبر 33 ج۔ب ضلع فیصل آباد میں مکرم محمد جاوید صاحب صدر جماعت چک نمبر 30 ج۔ب ضلع فیصل آباد ابن مکرم منیر احمد صاحب کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ دلہن مکرم چوہدری ولی محمد خان صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر طاہر اسماعیل صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ فاخرہ احمد صاحبہ 5 ماہ سے قومہ میں ہیں اور نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نہایت تکلیف دہ حالت ہے۔ معجزانہ شفایابی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم عبدالشکور خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی مرحوم مربی سلسلہ معدے کی نالی سکڑی ہونے کی وجہ سے علیل ہیں۔ ہسپتال میں داخل اور زیر علاج ہیں شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حافظ عطاء القدوس صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ بشریٰ یاسمین صاحبہ بنت مکرم منور احمد بھٹی صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ مبلغ 50 ہزار روپے حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 29 نومبر 2009ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر کیا۔ مکرم حافظ عطاء القدوس صاحب مکرم چوہدری ولی محمد خان صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

نکاح

مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ بیوہ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب مرحوم سابق صدر محلّہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

محض خدا کے فضل وکرم سے میری سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ زاہدہ نورین صاحبہ معاون صدر برائے واقفات نو ناصر آباد شرقی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مصور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب المعروف نابھے والے ناصر آباد شرقی ربوہ مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد عبداللہ انصاری صاحب نے بیت الحمد ناصر آباد شرقی ربوہ میں مورخہ 30 جنوری 2010ء کو بعد نماز عصر کیا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مثمر بثمرات حسنہ ہونے اور دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عمران بابر صاحب واقف زندگی مینیجر محمد آباد فارم تحریک جدید انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے ایک بیٹے فاران احمد اشعث کے بعد مورخہ 14 جنوری 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام لبیبہ بابر عطا فرمایا ہے اور بابرکت تحریک وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالغفور طارق صاحب آف فیکٹری ایریا حیدر آباد کی پوتی، مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب آئی سرجن آف گلشن غزالی کراچی کی نواسی اور مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب XEN آف جامشورو کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت والی لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازے اور دین کی نمایاں خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسوسناک حادثہ

مکرم راجہ مبارک احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم یاسر نعیم صاحب ابن مکرم محمد نعیم اللہ خان صاحب امیر ضلع خانیوال مورخہ 25 جنوری 2010ء کو خانیوال شہر میں ایک افسوسناک حادثہ میں بعمر ساڑھے اٹھارہ سال وفات پا گئے۔ مرحوم سہ پہر چار بجے اکیڈمی سے ٹیوشن پڑھ کر گھر واپس آرہے تھے کہ راستہ میں ایک بے قابو موٹر سائیکل سوار نے اپنی موٹر سائیکل ان کی سائیکل سے ٹکرادی۔ مرحوم سڑک پر گر پڑے اور سر میں شدید چوٹ آنے کی وجہ سے موقع پر ہی اپنے مولیٰ کو پیارے ہوگئے۔ اسی روز صبح دس بجے خانیوال شہر میں مکرم ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع خانیوال نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں ضلع بھر سے کثیر احباب نے شرکت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ مورخہ 26 جنوری کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں امانتاً تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے والدین اور چار بڑے بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی اس اچانک وفات نے تمام اہل خانہ کو نہایت غمگین کر دیا ہے۔ مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال شہر کے نہایت مخلص وفا شعار اور اطاعت گزار خادم تھے اور اپنے والدین کے فرماں بردار بیٹے تھے۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مسعود احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم ملک بشیر احمد صاحب ولد مکرم مستری ملک فضل احمد صاحب مرحوم محمود آباد جہلم بعمر 56 سال مورخہ 16 جنوری 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز مقامی عیدگاہ میں محترم بشیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے ساری عمر نہایت محنت و مشقت کرکے اپنے بچوں کا پیٹ پالا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خداترس، غریب پرور، ہنس مکھ، اپنوں اور غیروں کا دکھ درد بانٹنے والے تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے، تین بیٹیاں، پانچ بہنیں دو بھائی اور والدہ محترمہ غمزدہ چھوڑی ہیں۔ ماسوائے ایک بیٹی مکرمہ صباحت البشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ ندیم احمد صاحب ناروے جو حافظ قرآن ہیں سب بچے غیر شادی شدہ ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو محض اپنے فضل سے بے حساب بخش دے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے۔ درجات بلند فرمائے۔ اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے ان کا حامی وناصر ہو اور ہر مشکل اور ابتلاء سے بچائے۔ آمین

انگریز فلسفی۔ برٹرینڈ رسل

برٹرینڈ رسل بیسویں صدی کے ایک معروف انگریز فلسفی، ادیب اور ماہر ریاضیات تھے۔ وہ 18 مئی 1872ء کو ویلز (برطانیہ) میں پیدا ہوئے۔ وہ انگلستان کے طبقہ اشرافیہ سے تعلق رکھتے تھے اور لارڈ تھے۔ تین سال کی عمر ہی میں وہ والد اور والدہ دونوں کے سائے سے محروم ہو چکے تھے۔ 1894ء میں انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے گریجویشن کی اور پیرس میں برطانوی سفارت خانے میں ملازم ہو گئے۔ اس کے بعد وہ جرمنی چلے گئے جہاں انہوں نے اپنی پہلی کتاب جرمن سوشل ڈیمو کریسی (German Social Democracy) تحریر کی۔

1910ء سے 1913ء کے دوران انہوں نے اے این وائٹ ہیڈ کی رفاقت میں علامتی منطق کے موضوع پر ایک اہم کتاب Principia Mathematica تحریر کی۔ رسل کی یہ کتاب آج بھی اتنی ہی اہم سمجھی جاتی ہے۔ جتنی اپنی اشاعت کے وقت تھی۔

برٹرینڈ رسل نے ایک جانب تو اپنی تصانیف کے ذریعہ فلسفے کی دنیا کو مالا مال کیا اور دوسری جانب عالمی سیاسی صورتحال کے حوالے سے ترقی پسند جدوجہد میں حصہ لیا اور ایک اہم شخصیت کی حیثیت سے سامنے آئے۔ ویت نام کے جنگی جرائم اور امریکی سامراج کے خلاف انہوں نے مؤثر آواز اٹھائی پیرانہ سالی کے باوجود اپنی عمر کے آخری ایام تک جدوجہد میں شریک رہے اور دنیا بھر کے امن پسندوں کے محبوب رہنما کی حیثیت سے عالمگیر شہرت حاصل کی۔

رسل ایک جری انسان تھے۔ اپنی تحریروں میں بھی انہوں نے صداقت کا پرچم سربلند رکھا۔ ان کی آواز توانا تھی اور ساری دنیا میں سنی جاتی تھی۔

رسل نے 40 سے زیادہ کتابیں یادگار چھوڑیں۔ انہیں 1950ء میں ادب کے نوبیل انعام سے بھی نوازا گیا۔ ان کا انتقال 3 فروری 1971ء کو ہوا۔

ہارٹ ٹانک Heart Tonic

دل کا ضعف، کمزوری، دل کا درد بے قاعدہ نبض، سانس پھولنا، دھڑکن، گھبراہٹ، ٹھنڈے پسینے اور دل کی جملہ امراض کیلئے بفضل خدا بہترین ٹانک قیمت -/50 روپے طبیبوں کو رعایت

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240
اوقات کار صبح 9 تا 2 بجے شام 4 تا 8 بجے

سالانہ تربیتی کلاس

(مجلس خدام الاحمدیہ سپین)

2 تا 8۔اگست 2009ء جماعت احمدیہ سپین کے خدام واطفال کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس بیت بشارت پیدروآباد میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

کلاس کا آغاز مؤرخہ 2/اگست کو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین کی صدارت میں تلاوت ونظم کے ساتھ ہوا۔مکرم محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں احمدی نو جوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اہم نصائح کیں۔

کلاس کے دوران روزانہ نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی۔بفضلِ خدا نمازِ تہجد میں حاضری روزانہ سو فیصد ہوتی رہی۔نمازِ فجر کے بعد تمام شاملین باقاعدہ تلاوتِ قرآنِ مجید کرتے رہے۔سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری پندرہ سورتیں سپینش اور اردو ترجمہ کے ساتھ سبقاً سبقاً پڑھائی گئیں اور زبانی یاد کروائی گئیں۔ اسی طرح چہل احادیث میں سے پینتیس احادیث سپینش اور اردو ترجمہ کے ساتھ پڑھائی گئیں نیز روزانہ کی ایک حدیث یاد بھی کروائی جاتی رہی۔

منتخب تحریرات میں سے چند اقتباسات سپینش اور اردو میں پڑھائے گئے اور ان کی آسان زبان میں تشریح کر کے سمجھائے گئے۔اسی طرح عربی قصیدہ کے پہلے بیس شعر یاد کروائے گئے۔دعوت الی اللہ کے حوالے سے مختلف مسائل پر ایک ایک دلیل سمجھائی گئی۔

دینی معلومات کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع کے دور کا کچھ حصہ پڑھایا گیا۔اسی طرح روزانہ شام کو ایک گھنٹہ کھیل کا پروگرام ہوتا رہا جس میں طلباء کرکٹ یا فٹ بال (اپنے اپنے شوق کے مطابق) کھیلتے رہے۔

اطفال سے باری باری نداء دلوائی جاتی رہی۔

8/اگست کو اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سپین نے شمولیت کی۔

اس کلاس میں جماعت Madrid, Pedro Abad, Valencia کے 18 خدام و اطفال نے شمولیت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاملین کلاس کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور جماعت کے مفید وجود بنائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 دسمبر 2009ء)

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

کراچی میں 3 روز میں 25 افراد ٹارگٹ کلنگ کا شکار

کراچی میں مسلسل ٹارگٹ کلنگ اور پرتشدد واقعات کا سلسلہ جاری ہے جس کے دوران دہشت گردوں نے ناظم آباد، نارتھ ناظم آباد، قصبہ کالونی، نارتھ کراچی اورنگی ٹاؤن اور دیگر علاقوں میں 8/افراد کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا گیا، ان میں سے 6/افراد کو ناظم آباد میں ایک ہی مقام پر فائرنگ کر کے مارا گیا جس کے بعد تین دن میں مسلسل جاری ٹارگٹ کلنگ میں مرنے والوں کی تعداد 25 ہوگئی ہے۔

پٹرول کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف شدید احتجاج

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے پر ملک بھر میں شدید احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔حکومت کی ناقد سیاسی جماعت تحریک انصاف اور اتحادی پارٹیوں متحدہ قومی موومنٹ اور جے یو آئی سمیت مختلف سیاسی جماعتوں، وکلاء، تاجر اور کلرک تنظیموں نے حکومت سے فی الفور پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

صدر کو استثنیٰ حاصل، فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر اعتراز احسن نے کہا ہے کہ آئین کے تحت صدر کو استثنیٰ حاصل ہے ان کے خلاف فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا بلکہ کسی عدالتی فیصلے سے نااہل قرار دیئے جانے کے باوجود صدر مملکت کو صرف پارلیمنٹ سے مواخذے کے ذریعے ہی ہٹایا جاسکتا ہے۔

عراق، زائرین کے جلوس پر خاتون کا خود کش حملہ 46 افراد جاں بحق

عراق کے دارالحکومت بغداد میں ایک خاتون نے زائرین کے جلوس پر خودکش حملہ کر کے 46 زائرین کو جاں بحق اور 106 کو زخمی کر دیا۔عراقی پولیس کے مطابق شمالی بغداد کے علاقے شاب میں کربلا کی زیارت کیلئے پیدل سفر کرنے والے زائرین ایک ہوٹل کے نزدیک سے گزر رہے تھے کہ ایک خاتون خودکش حملہ آور نے زائرین کے درمیان پہنچ کر خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔

سندھ میں سرکاری افسر ایڈمنسٹریٹرز مقرر ہونگے

سندھ حکومت کی اتحادی جماعتوں نے بالآخر اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ سندھ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس (ایس ایل جی او) 2001ء میں ترمیم کا بل جمعرات تک ہر حال میں اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔سرکاری افسر ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوں گے اور چار ماہ میں بلدیاتی انتخابات کروائے جائیں گے جبکہ ایڈمنسٹریٹر کی تعیناتی بھی اسی وقت ہوگی جب بلدیاتی الیکشن کی تاریخ کا اعلان کیا جائے گا۔

ڈاکٹر عافیہ کے مقدمے کی سماعت مکمل، فیصلہ جلد متوقع

امریکی عدالت نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے مقدمہ کی سماعت کے حوالے سے وکلاء کے حتمی دلائل سننے کے بعد مقدمے کی سماعت مکمل کر لی ہے۔ جیوری کے 12 اراکین نے بند کمرے میں مقدمے کے تمام پہلوؤں کا بغور جائزہ لیا جس کے بعد اب مقدمے کے فیصلے کا اعلان جلد متوقع ہے۔

دبئی کے سمندر میں قائم دنیا کا جزیرہ ڈوب رہا ہے

متحدہ عرب امارات کی ریاست دبئی میں دنیا بھر میں بہترین انجینئرز کی جانب سے سمندر میں رہائش کیلئے دنیا کی شکل کا تیار کردہ مصنوعی جزیرہ آہستہ آہستہ ڈوب رہا ہے۔ناسا کی جانب سے جاری کی جانے والی تصویروں سے معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ نما دنیا کے کنارے آہستہ آہستہ پانی میں ڈوب رہے ہیں۔ یہ بات اس وقت معلوم ہوئی جب ایک خلانورد نے انٹرنیشنل سپیس سٹیشن سے اس جزیرے کی خلا سے تصویر لی۔

ہزاروں مریض ڈاکٹروں کی نااہلی کے باعث ہلاک ہوجاتے ہیں

برطانیہ اور امریکہ میں ڈاکٹروں کی نااہلی کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں مریض ہلاک ہوجاتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 2007ء میں ڈاکٹروں کی نااہلی کی وجہ سے امریکہ میں 64 ہزار افراد ہلاک ہوئے جبکہ برطانیہ میں سڑک حادثات سے زیادہ ڈاکٹروں کی نااہلی کی وجہ سے ہزاروں لوگ مرجاتے ہیں۔

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

داخلہ نرسری کلاسز 2010ء
الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 8 فروری سے شروع ہے۔داخلہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا ✪ جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2010ء تک اڑھائی تا ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کیلئے عمر ساڑھے تین سال تا ساڑھے چار سال ہونی چاہئے ✪ داخلہ فارم مین آفس دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہیں ✪ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی اور بچے کی تصویر منسلک کریں۔مزید معلومات کیلئے آفس سے رابطہ کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
فون نمبر: 6211637-6214434

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔فروری

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:46

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض
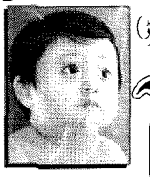
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی
فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری شاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10